



## سوال

(237) شریعت میں شرح منافع کا کوئی تعین ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شریعت میں شرح منافع کا کوئی تعین ہے تو اس کی نشاندہی کریں ہمارا میڈیکل سٹور ہے بعض ادویات پر قیمت فروخت 28 روپے لکھی ہوتی ہے جبکہ ہمیں کپنی کی طرف سے تقریباً 13 روپے میں ملتی ہے اس طرح ہمیں 15 روپے نفع ہوتا ہے اسنا منافع لینے کی شرعاً اجازت ہے یا نہیں؟ کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شریعت میں شرح منافع کا کوئی تعین نہیں ہے جائز تجارت میں جس قدر چاہے نفع کما لیا جائے۔ اس پر کوئی پابندی نہیں ہے یہ غلط طور پر مشہور ہے کہ شرح منافع آٹے میں نمک کے برابر ہونا چاہیے۔ البتہ کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ نہ اٹھایا جائے اور نہ ہی خرید و فروخت کرتے وقت جھوٹ بولا جائے بلکہ ایک دوسرے کے لئے ہمدردی اور ایثار کے جذبات ہونے چاہئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قیمت خرید پر 100 فیصد منافع کمایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اس شرح کو برقرار رکھا بلکہ ان کے لئے خیر و برکت کی دعا فرمائی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عروہ باری رضی اللہ عنہ کو ایک دینار دیا تاکہ وہ آپ کے لئے ایک بخری خرید لائے اس نے منڈی سے ایک دینار کی دو بخریاں خریدیں، پھر ان میں سے ایک کو ایک دینار کے عوض فروخت کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نفع کا ایک دینار اور خرید کردہ بخری پیش کر دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے خیر و برکت کی دعا فرمائی۔ اس دعا کا یہ اثر تھا کہ اگر وہ مٹی بھی خرید لیتے تو اس سے بھی نفع کما تے۔

[صحیح بخاری، المناقب: ۳۶۴۲]

اسی طرح حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار دیا تاکہ وہ اس سے قربانی کا جانور خرید لائے۔ انہوں نے ایک بخری ایک دینار کے عوض خریدی، راستہ میں اسے گاہک ملا، اسے دو دینار کے عوض فروخت کر دیا، پھر دوبارہ منڈی گئے وہاں سے ایک دینار کے عوض ایک اور بخری خریدی، حاصل کردہ نفع اور خرید کردہ بخری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش فرمائی تو آپ نے حاصل کردہ نفع، یعنی ایک دینار بھی صدقہ کرھینے کا حکم دیا۔ [البدواؤ، البیوع: ۳۳۸۶]

ان روایات سے معلوم ہوا کہ شرح منافع کا شریعت نے کوئی تعین نہیں کیا ہے۔ فریقین باہمی رضامندی سے خرید و فروخت کرنے میں آزاد ہیں۔ بس ایسے امور سے اجتناب کیا جائے جن سے شریعت نے منع کیا ہے، نیز دوسرے شخص کی مجبوری سے بھی ناجائز فائدہ نہ اٹھائیے، ان شرائط کو پورا کرتے ہوئے قیمت خرید پر حسب منشا نفع لینے پر کوئی قدغن نہیں ہے۔ [واللہ اعلم]



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاوى اصحاب الحديث

جلد: 2 صفحہ: 263